UNIVERSAL LIBRARY
OU_222011
UNIVERSAL LIBRARY

اقبال نامہ

خاندان عالی جناب نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر کا بیان

برای نذر

معلی القاب خداوند نعمت فریدون فر سلیمان اقتدار رفیع ق

وقار غریب پرور یتیم نواز عادل زمان قدردان ہر نو

سدن عطوفت واحسان جناب فضائل مآب فواضل انتسا

تر علم پرور سرکار نواب وقار الامرا اقبال الدو

بہادر دام اقبالہ

مولف

سید غلام محمد خان منصبدار نواب صاحب ممدوح

ہے بتوسل اما بعد خاکسار سید [illegible] محمد [illegible]

ن علیخان مرحوم حسنی القادری علاقہ دار کرنالہ اسلام آبادی [illegible]

۲۵ ف

d 19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ed 1969.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحد اور ثنا بے حد اوس خالقِ ارض و سما کو سزاوار ہی کہ جس نے ایک
ـتِ خاک سے صورتِ انسان بنائی اور خلعت ولقد کرمنا بنی آدم کا پہنایا

بقول شہید

ـید اوس خدای پاک کو ۔ نورِ ایمان جسنے بخشا خاک کو
ـے کو سر نور سر تا پا کیا قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

و ثنا محمد و درود اوس نبیِ آخر الزمان محبوبِ سبحان پر بھیجنا چاہیے کہ جسکا
جل و علا خود اپنی کلام پاک مین ثنا خوان ہے سچ ہے بقول سرور

خود ہی ثنا خوانِ محمد بڑی کیا اوس سے ہو شانِ محمد

ون کی آل و اطہار و اصحاب کبار پر نازل ہوے بعد حمد خدا و نعتِ رسول
اصحاب کی ثنا ہو قبول اما بعد خاکسار ہیچمدان سید غلام محمد خان منصبدار
سید عباس علی خان مرحوم حسنی القادری علاقہ دار کرنالہ اسلام آبادی عرف [illegible]

فی الحال حیدرآباد دکن اس رسالہ کی ناظرین کی خدمت عالی مین التماس کرتا ہے کہ ایک روز کمترین کو
یہ خیال آیا کہ خاندان عالیجناب معلی القاب **نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر**
کا تاریخی حال مختصر لکھکر جناب معلی القاب خداوندنعمت فریدون فر سلیمان اقتدار
قیصر قصر گردون وقار غریب پرور رعیت نواز عادل زمان قدردان ہر نوع انسان
معدن عطوفت و احسان جناب فضائل مآب فخر افضل انتساب ہنر گستر علم پرور **سرکار**
نواب وقار الامرا اقبال الدولہ محمد فضل الدین خان بہادر دام اقبالہ
واجلالہ کو نذر کرون کیا عجب کہ پسند فرمائین غمخوار کو ترقی مدارج و مناصب سے
سنفر نہ و سر بلند فرمائین غرض اس ارادہ پر کمر ہمت چست کی اور یہہ کتاب ریاست
لی اگرچہ نہ مجھے اسقدر لیاقت نہ زبان قلم مین یہہ طاقت تھی مگر تو بہ اقبالی مدد اس سے
تھوڑے دن مین یہہ رسالہ تالیف کیا اور نام اسکا **اقبالنامہ** رکھا ہر چند کہ یہہ نذر
مختصر اوس سرکار والا اقتدار مین جیسے سلیمان کے تخت کے سامنے ایک چیونٹی کا پیر
اور دریا کے مقابلہ مین ایک قطرہ سے بھی کمتر ہے مگر اس لحاظ سے کہ سلیمان نے
چیونٹی کی دعوت قبول فرمائی اور دریا نے قطرہ کی آبرو بڑہائی امیدوار ہون کہ یہہ نذر
مقبول ہو اور مقبولیت کی شہرت میری عزت کا سبب ہو ناظرین کی خدمت مین التماس ہے

کہ اگر سہو یا غلطی دیکہین تو بحکم از خوردان خطا و از بزرگان عطا در گذر کرین اور اصلاح فرماوین

خاندان عالیجناب معلی القاب نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر کا بیان

اوّل محمد ابو الخیر خان بہادر نے صیغہ نوکری اختیار کی خطاب خانی کا پایا دربار مین محمد شاہ بادشاہ دہلی سے اعلی منصب رکہتے تہے وطن انکا شکوہ آباد ہی خوش روزگار آسودہ حال تہے جب جناب نواب آصفجاہ بہادر صوبہ داری ممالک دکن پر مامور ہوے تہے تو نواب محمد ابو الخیر خان بہادر انکی ساتہہ بہیجے گئے تہے اونہون نے نہایت دلیری و دانشمندی سے مہمات ملک کو سر انجام دیا جس سے آجتک اونکا خاندان نہایت عظمت و منزلت سے خاندان آصفیہ کی ساتہہ رہا ہے اور قرابت کا سلسلہ فیما مین قایم ہوا ہے نواب ممدوح نے دو ہزاری منصب اور پانسو سوار اور جاگیر پیشکش قرار شاد کام فرمایا اور وقت مین امیر الممالک نواب صلابت جنگ کی جہالردار پالکی اور خطاب شمشیر بہادر اور ابام جنگ کی ممتاز ہوے انتقال محمد ابو الخیر خان

بہادر کا ۱۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین شدت سی مرض لقوہ و فالج کی
شہر برہانپور مین ہوا ہی مرقد مبارک اونکا اوسی شہر مین ہی اونکی فرزند
ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر خطاب امیر کبیر شمس الامرا اور القاب فدوی
بی نظیر اور دس ہزار سوار رسالہ پایگاہ سی شرف اندوز ہوی اور جناب
نواب نظام الملک میر نظام علیخان بہادر آصفجاہ ثانی نی تیس لاکہہ
روپیہ کا ملک درعوض اسکی مرحمت فرمایا ۔ اور امورات اہم ریاست نہایت
آسانی سی انجام دی حضور پرنور جناب نواب نظام علیخان بہادر کی
عمدہ حکومت مین انکا اقتدار و اعزاز بہت تھا اور امورات اعظم کا انصرام
انکی رای پر محول رہا آخر وقت تاریخ ۲۵ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین
عارضہ سی سل کے پانگل کی سفر مین قضا کی اہالیان دولت نی لاش مبارک
اون جناب کی پانگل سے لاکر متصل درگاہ حضرت برہنہ صاحب اولیا قدس اللہ سرہ کے
دفن کی بعد وفات امیر کبیر نواب شمس الامرا تیغ جنگ بہادر جناب معلی القاب
نواب محمد فخر الدینخان شمس الامرا امیر کبیر بہادر ہوی بوجہ قرابت و منصب
آبائی رکن اعظم ریاست تہی اکثر تصانیف آپکی یادگار ہین ذہن رسا طبیعت
عالی رکہتی تھی اور آپکو چار فرزند اور ایک صاحبزادی صاحبہ ہوئین جنکی

تفصیل یہہ ہی پہلی محمد بدر الدینخان دوسرے محمد رفیع الدینخان تیسرے
محمد سلطان الدینخان چوتہی محمد رشید الدینخان پانچوین صاحبزادی
صاحبہ اب ترتیب اموات اونکی یہہ ہی محمد فخر الدینخان کی روبرو پہلی بدر الدینخان
فوت ہوے پہر سلطان الدینخان نے دو فرزندون یعنی نواب محتشم الدولہ و نواب
بشیر الدولہ بہادر کو چہوڑکر انتقال کیا جب شمس الامرا امیر کبیر نواب محمد فخر الدینخان
بہادر کا انتقال ہوا تو منصب آبائی نواب محمد رفیع الدینخان بہادر کو ملا انکی
بعد رحلت منصب و خطاب شمس الامرائی منظوری سرکار نگشیہ حضرت بندگانعالی
نواب وقار الامرا محمد رشید الدینخان بہادر جنگ پر منتقل ہوا بوجہ قرابت و
منصب رکن اعظم ریاست تہی جو بشکایت ضعف معدہ تاریخ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۹۲
روز دوشنبہ وقت ایک ساعت بہ منٹ کو جنت آرامگاہ ہوے آپ نے
۱۰ سال حکومت نہایت آب و تاب سے کی آپ نیک وضع صاحب جرات جوانمرد
دلیر عالی ہمت تیز فہم عقیل و ہوشمند تہی آپنی اپنی ملک کا انتظام بخوبی کیا
نئی نئی عمدہ قانون اپنی عقل کی امداد سے جاری فرمائی اور رعایا کی خوشنودی
اور آبادی ہر ایک کام سے مقدم سمجہی ہزارون قصور مندون کا قصور
آپنی اپنی رحم دلی سے معاف کیا گو وہ جرم قابل معافی نسے رعایا کی

حق تلفی ہوئی تھی آپنے کبھی نہ بخشا مخیر اور سخی ایسے تھے کہ ہزاروں روپیہ
روز مرہ آپکی دربار مین غریبوں اور محتاجو نپر تقسیم کیجاتی علما و فضلا و
عقلا آپکی دربار مین حاضر رہتے اور انکی تقریرین بہہ توجہ دل سے سنتے
اور انکو زر نقد و جاگیرسے خوش کرتے حافظہ آپکا ایسا اچھا تھا کہ جو بات
ایک دفعہ سنتے یا جسکو ایک مرتبہ دیکھتے کبھی نہ بہولتے سپاہ کی آراستگی کا ہمیشہ
خیال - غرضکہ ہر طرح خوش نصیب اور صاحب قسمت تھے ترقی اور اقبال
کا سامان ایسا تھا کہ کوئی امیر آپکی ہمپلہ نہ تھا - اپنے دو فرزند چھوڑے
دونون جانشین پدر ہوے منصب و خطاب آبائی عالیجناب نواب خورشید جاہ
محمد محی الدینخان بہادر کو شمس الامرا امیر کبیر بہادر و جناب خداوند نعمت
فیاض زمان نواب اقبال الدولہ محمد فضل الدینخان بہادر کو وقار الامرا
بہادر پیشگاہ سے حضرت اعلیٰ شہنشاہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار مظفر الممالک
ارسطو زمان جناب معلی القاب نواب میر محبوب علی خان بہادر نے عطا فرمایا
بالفعل عالیجناب نواب وقار الامرا بہادر انگلستان مین قدم رنجہ ہین جو کچھہ
حالات ہمین معلوم ہوے ہین وہ ہم یہان لکھتے ہین نواب ممدوح علیا حضرت
ملکہ معظمہ قیصر ہند کی حکم کے مطابق بدہ کیدن ۱۰ مئی کی تاریخ بکنگھم پیلیس کے

بال کی جلسہ مین مدعو ہوے اور ۲۶ تاریخ نواب ممدوح کو
شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا کی ٹرنٹی ہوس مین دعوت کیا اور
پرنس لیوپولڈ کی شادی کی ذکر مین بھی فیر اجلاس کے اول جلسہ مین ممدوح
لارڈ ہارٹنگٹن معتمد ہند کی داہین ہاتھ کو بیٹھے تھی اور معتمد ممدوح
اپنی خوش اخلاقی کی وجہ نواب موصوف کو بتا رہی تہی
کہ فلان شخص فلان ہی اور نواب ممدوح کا لباس اسقدر
بیش قیمت تھا کہ شاید کسی ملک کی بادشاہ کی ایک سال
خراجکی قیمت کا ہوا اور وقار الامرا بہادر کی بھی کی ہو تحفی سب سے
زیادہ تر بیش بہا تھی ان تحفون مین بہت سے رکابیان اور پیالے
بدری کام کی تہی اور بدری کام کی وہان نہایت تعریف
ہوتی تھی نواب ممدوح و مسٹر ڈاکٹر لاڈر پرایوٹ سکرٹری و
مسٹر شاپورجی یدل جی سکرٹری مال نواب ممدوح اور
فرزندان بلند اقبال عالی جناب معلی القاب نواب
سر سالار جنگ بہادر کے سی ۔ ایس
آئی ۔ مدار المہام سرکار عالی جناب نواب میر لائق علیخان

بہادر و جناب نواب میر سعادت علی خان بہادر۔ اور
مولف کی چچا جناب سید عبد الحق۔ سی۔ آئی۔ سردار دلیر جنگ
بہادر لارڈ نارتھ بروک کی ضیافت کی اور جناب
ڈیوک آف سدرلینڈ کی یہان ٹرنہام مین ایک
ہفتہ تک مہمان رہی ۱۲ دین کو ملکۂ عالیہ کی بکنگہم پیلس مین
مذکورہ روسا کی ضیافت کی اور اونکی نسبت بہ مراسم
مہمان نوازی و خلق اور مروت بیش آئین اور اونکی
ملاقات سی محظوظ و مشرف ہوئی انگلستان کی امرا اور عمائد مین
مذکورہ روسا سی بخوشی و بتعظیم ملاقات کرتے ہین اور
جا بجا انکی ضیافت اور مہمانداری ہوتی ہی حضرت
جم شوکت فریدون فر سلیمان اقتدار آقای نامدار
جناب معلی القاب نواب وقار الامرا بہادر الحق اخلاق
کا جامہ خدا وند کریم نے اسی امیر کے جسم پر قطع کیا ہی
اسقدر سادہ اور بے تکلف مزاج مین نے کسی خود مختار
امیر کا نہین دیکھا آپکی عمر تخمیناً ۳۰ یا ۳۲ سال کی ہوگی

انگریزی و فارسی مین اچھی دستگاہ ہی درستی انتظامات مین آپکی کامل توجہ ہی جسن عمدگی اور خوبی سے آپنے اون پولیٹیکل اسباب کو جو انتظام ملک کی ہارج تھی رفع کیا ہی اور جسقدر تحمل اور استقلال اور انصاف آپکی فرائض ہی اوسکی حد نہین مین کہہ سکتا ہون ایسا عالی دماغ اور مدبر امیر کم ہوگا۔ آپکو ایک فرزند اور صاحبزادی صاحبہ ہین۔

جناب نواب محمد مختار الدین بہادر باوجود صغر سنی ایسی ذکی اور ہوشمند ہین کہ کوئی بات ذکاوت اور ہوشمندی سی خالی نہین ہوتی آثار اقبال و سعادت انکی پیشانی سے چمکتی ہین خدا اونکی عمر دراز کرے

عالی جناب معلی القاب نواب خورشید جاہ۔ شمس الامرا امیر کبیر بہادر حال بڑے مدبر اور منتظم شخص ہین آپ کو دو صاحبزادے ہین ایک عالی جناب نواب ظفر جنگ بہادر جو غایت درجہ عقیل و فہیم ہین۔

وسبب جناب نواب امام جنگ بہادر دولاجواہر
بحر خوبی کی گوہر ہین۔
عالی جناب نواب شمس الامرا امیر کبیر محمد رشید الدینخان
بہادر بہادر جنگ اور جنابہ حشمت النسا بیگم صاحبہ قبلہ کی
بی اولاد دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیان۔ ایک
جناب نواب خورشید جاہ محمد محی الدینخان بہادر۔
دوسری عالی جناب نواب اقبال الدولہ محمد فضل الدینخان
بہادر۔ اور جناب وقار النسا بیگم صاحبہ قبلہ زوجہ نظامت جنگ
قرابتدار حضوری دوم قادری بیگم صاحبہ قبلہ۔ جناب نواب
وقار الامرا محمد رشید الدینخان بہادر ۲۲ ماہ
محرم ۱۲۳۲ھ ہجری قدسی کو حیدراباد دکن مین پیدا ہوئے
اور کمال ناز و نعمت سے ظل پدری مین پرورش پائی۔
آپکی شادی بادشاہزادی جنابہ حشمت النسا بیگم صاحبہ
دختر نیک اختر حضرت مغفرت منزل اصفجاہ ثالث نظام الملک
سکندر جاہ بہادر کی ساتھ ہوئی اور خطاب خانی و بہادری

و دولالی پیشگاہ سی حضرت بندگان عالی کی عطا ہوی
اور تاریخ ۱۹ محرم سنہ ۱۲۹۹ھ مین قضا کی جملہ متروکات آبائی
مملوکات ذاتی کا تقسیم نامہ آخر وقت مین اپنی اولاد پر کیا
اور جناب نواب خورشید جاہ شمس الامرا امیر کبیر بہادر
کی شادی شاہزادی حسین النسا بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضور
پرنور حضرت آصفجاہ پنجم افضل الدولہ بہادر کی ساتھ ہوی ۔
اور خطاب خانی اور بہادری و جنگی و دولالی پائی اپکو
دو اولادہین ایک جناب نواب ظفر جنگ بہادر دوسری
جناب نواب امام جنگ بہادر

جناب نواب وقار الامرا اقبال الدولہ محمد فضل الدینخان
بہادر کی شادی بادشاہزادی دختر نیک اختر جہاندار النسا
بیگم صاحبہ حضرت بندگانعالی آصفجاہ افضل الدولہ بہادر کی ساتھ
ہوی خطاب خانی اور بہادری اور جنگی اور دولالی عطا ہو
آپکو دو اولادہین ایک جناب نواب محمد مختار الدینخان بہادر
اور دوسری صاحبزادی صاحبہ ۔ جناب نواب خورشید جاہ بہادر

اور جناب نواب اقبال الدولہ بہادر ایسی لیق ہین کہ جنکی
لیاقت شہرہ آفاق اور شیوہ اخلاق عام سی ہر شخص ان سے
ملنی کا مشتاق ہی۔ سلامتی فکر اور رسائی طبیعت ان دونون
صاحبون کا حصہ ہی ہمت اور حوصلہ کا کیا پوچھنا جو کام ان سی
ہوتا ہی انکی ہمت اور حوصلہ کا آئینہ ہی۔ ولی الدین اور
افتخار الدین فرزند نواب وقار جنگ فضل خدا سی ہمت مردانہ
رکھتی ہین اونکی اخلاق مسعود اور صفات محمود اسقدر بسیط
ہین اس رسالہ مین گنجایش نہین کہ بیان ہون۔

(برای ممیز دہم نقشہ ترتیب اموات ذیل مین ثبت کرتی ہیں)

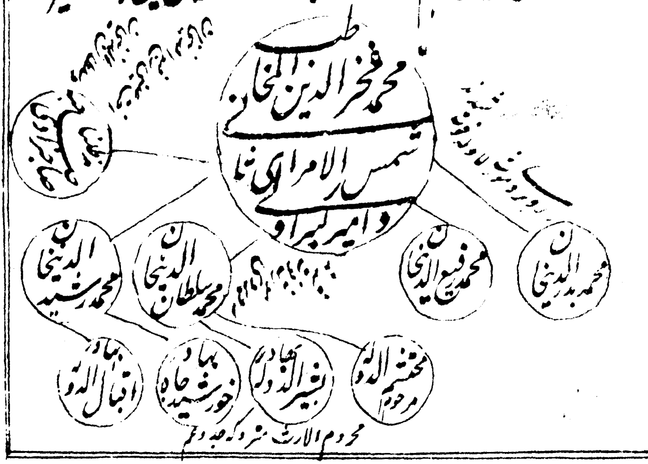

محروم الارث منزوکہ جد وعم

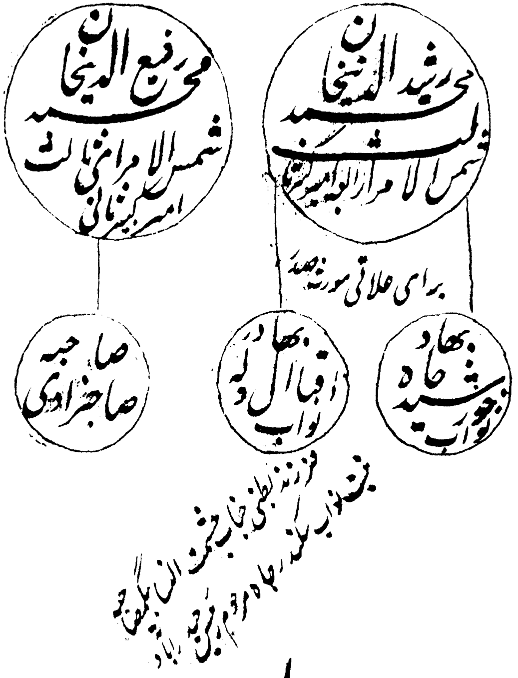

ملازمین خاص عالی جناب نواب وقار الامرا
اقبال الدوله بهادر دام اقباله -

مسٹر ڈاکٹر لاڈر پرائیوٹ سکرٹری - مسٹر شاپورجی اسسٹنٹ سکرٹری پ
ولٹری وسکرٹری - منشی امباداس سررشتہ دار و منتظم عام
حکیم میر وزیر علی صاحب وکیل سرکاری - اعظم علی تعلقدار -

وزیر سلطان تعلقدار ۔ رزاق علی بیگ حاضر باش غلام محی الدین
صاحب معتمد خانگی و خزانہ و دیگر امورات ۔ مسٹر یڈورڈ اجنیر
عظیم بادشاہ مہتمم خزانہ ۔ مولوی عبد الصمد ناظم فوجداری عدالت
نواب اشکر جنگ بہادر مصاحب ۔ سید غلام محمد خان منصبدار
مولف رسالہ ہذا حاضر باش ۔ غلام قادر خان صاحب حاضر باش

عالی جناب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر
بفضلہ تعالی بخیر خوبی یوروپ کا سیر فرما کر تاریخ ۷ ذی قعدہ
سنہ ۱۲۹۹ ہجری روز پنجشنبہ معہ حشم و خدم شام کی ساڑھے
پانچ بجے حیدرآباد مین رونق افروز ہوئی اقبال گیلی ۔
صاحبان عالی شان اور ارالکین ریاست اور ملازمین نواب
ممدوح و روسار شہر مفصلہ ذیل اسٹیشن پر موجود تھی ۔
جناب وزارت مآب نواب سر سالار جنگ بہادر جناب جونس صاحب
رزیڈنٹ ۔ جناب ٹریور صاحب جناب مسٹر کلارک صاحب بہادر
جناب نواب بشیر الدولہ بہادر ۔ جناب نواب خورشید جاہ شمس الامرا

امیر کبیر بہادر جناب نواب ظفر جنگ بہادر جناب
نواب امام جنگ بہادر جناب پیشکار راجہ نرندر بہادر
مولوی اکبر۔ مولوی عبداللطیف خان بہادر۔ سید شمس الدین
علیخان اسسٹنٹ جج سکندراباد۔ مسٹر دستور بہرام جی۔ مسٹر
ایدل جی۔ مسٹر بابو جی۔ مسٹر جمشید جی۔ مسٹر فرام جی
غلام قادر خان۔ محمد یوسف خان تعلقدار۔ محمد شکور جمعدار
ولی الدین۔ افتخار الدین۔ غلام محمد عرف پیارو میان
منشی امبا داس رشتہ دار نواب ممدوح۔ غلام محی الدینصاحب
منشی مہتاب رای۔ حکیم وزیر علی وکیل سرکاری۔ وزیر سلطان
تعلقدار۔ عظیم بادشاہ مہتمم خزانہ۔ مولوی عبدالصمد ناظم
مسٹر اڈیوڈ انجنیر سرکاری۔ چاند بادشاہ عرض بیگی حضور پرنور اعلیٰ
سید غلام محمد خان منصبدار مولف رسالہ ہذا۔ میر جاندار علی
مسٹر بہمن جی۔ مسٹر ڈوسابہائی۔ حیدر صاحب میر بہتور علیصاحب
رستم علی ناغو۔ میر ریاست علی صاحب

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی یعقوب علی سخنور سکندرآبادی

نوشت مختصر احوال شمس الامرای	بان نداق که دل را بهار مطلوب است
چه کار کرد غلام محمد والا	بگو زه قلزم رخار نیک اسلوب است
من سخنور مداح حسب فرمایش	نوشت سال که اقبالنامه خوب است
	۱۲۹۹

قطعهٔ تاریخ اقبالنامه از تصنیف محمد عبدالرحمن متخلص به ذکا

چون این اقبالنامه شد مرتب	به فکر صاحب تهذیب توصیف
ز شعر آفرین ها بر مصنف	نه ختمش کرد با صد سعی تکلیف
بنام نامی اقبال دوله	شده این نسخه مطبوع تالیف
ذکا تاریخ اتمامش همی جست	بگفتا هاتفش این خوب تصنیف
	۱۲۹۹

قطعهٔ تاریخ اقبالنامه از طبع زاد محمد نیاز الدین متخلص به نیاز خلف الصدق محمد عبدالرحمن ذکا

بی نظیر اقبال دوله باد	هو اجنکه اقبالنامه سراید

مصنف نے محنت اوٹہائی ہی کیا کیا | جب ایسا ہوا ہی یہ نسخہ ممجد
کی جستجو سب مورخ جہان نے | بی فکر تاریخ اعداد ابجد
مادہ کسی کے نہ ہاتھ آیا ایسا | کہ جس سے ہو مضمون با معنی موحد
نیاز آخرش سال ہجری جو لکہا | یہ ہے کہ قول غلام محمد

۱۲۱۹

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین رسالہ لاجواب مسمی بہ **اقبال نامہ** حالات خاندان عالی جناب معلی القاب نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر کا بیان جسکو عالی خاندان جناب سید غلام محمد خان منصب دار کیوان حشم خورشید قدم شمس فلک عز و جلال جناب نواب **وقار الامرا اقبال الدولہ محمد فضل الدینخان بہادر** نے کمال عرق ریزی سے کتب تواریخ سے انتخاب کرکے تالیف کیا اور مطبع اسلامیہ مین خوشخط کاغذ دمی رایل پر چہپوایا ہے مشتری کدہر ہین تشریف لائین نقد دل دیکر خریداری فرماوین مطالع خط و افراوٹہاہین بغیر اجازت مولف سید غلام محمد خان

مشتہر از نبیرہ حضرت سید جاہ محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ تعالیٰ
مقصد چھاپنے کا نفع پانا نہیں نفع کی عوض نقصان نہ اوٹھائین
جس قدر نسخہ درکار ہون مولف سے طلب کرین
یا شاپ مسٹر حاجی عبد الفادر بمقام حسین ساگر
جمیس بازار سے قیمت فی رسالہ
آٹھہ آنہ بھیجکر طلب
کرین
فقط

ع - ۸   ۹۵۴ ۶۹۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۹۵۷۵۹۶

ع - ۵

علامہ محمد خان شمیم

اقبال نامہ

RR

۲۹ جون شب

ورلڈ ریڈ ۱۵

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمی، مجلس انتظامی [illegible] لے سکیں گے

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات [illegible] پانچ کتابیں [illegible] لے سکیں گے

۳۔ طلبائے [illegible] ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے [illegible] دو کتابیں [illegible] لے سکیں گے

۴۔ مدت مقررہ [illegible] ایک آنہ یومیہ [illegible] لیا جائے گا

۵۔ [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible] نہ کیا جائے

۷۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں جاری نہیں کی جائیں گی فقط